فتوی نمبر: 00741
تاریخ: 10 مارچ 2020

بسم اللہ نحمدہٗ و نصلّی و نسلّم علیٰ رسولہ الکریم

دارالافتاء ضیاءِ اسلام

سرگودھا، پنجاب، پاکستان
arazvi425@gmail.com Mob:0304.5845090

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہماری مسجد میں جو امام ہیں وہ ماشاء اللہ بہترین حافظ، تعلیم یافتہ ہیں اور نماز کے تعلق سے ضروری مسائل سے واقف بھی ہیں، لیکن کچھ لوگ ان کو نکالنے پر بضد ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی اچھے عالم اور مفتی کو امامت کے لئے رکھیں گے؟ سائل: عبد اللہ، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

صورت مسئولہ میں موجودہ امام کے اندر اگر موجب کراہت (شرعاً ناپسندیدگی کی) کوئی بات نہیں ہے، مسجد کمیٹی اور اکثر نمازیوں کو بھی موجودہ امام سے کوئی شکایت نہیں ہے اور امام صاحب، امامت کے اوصاف سے متصف ہیں تو بلاوجہ ان کو ہٹانے کی اجازت نہیں ہے البتہ اگر امام قرآن صحیح نہ پڑھتا ہو یا اس کا عقیدہ صحیح نہ ہو یا وہ داڑھی مونڈاتا یا ایک مٹھی سے گھٹاتا ہو یا دیگر منکرات ومعاصی (گناہوں) کا ارتکاب کرتا ہو تو ان وجوہ و اسباب کی بنا پر اسے معزول کیا جاسکتا ہے۔ اس کی کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

ترمذی شریف کی روایت میں ہے:

"كان يقال أشد الناس عذابا يوم القيامة إثنان امرأة عصت زوجها، وإمام قوم وهم له كارهون. قال هناد: قال جرير: قال منصور: فسألنا عن أمر الإمام فقيل لنا: إنما عنى بهذا الأئمة الظلمة، فأما من أقام السنة، فإنما الإثم على من كرهه۔"

یعنی سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں کے لئے ہے: (1) اس عورت کے لئے جو شوہر کی نافرمانی کرے اور (2) وہ امام جو مقتدیوں کے ناراض ہونے کے باوجود امامت کرے۔ جریر منصور کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے امام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد ظالم امام ہے۔ لیکن اگر وہ (شریعت و) سنت پر قائم ہو تو وہ مقتدی گناہگار ہوں گے (جو اس سے بیزار ہیں یا اس کی بلاوجہ شرعی مخالفت کرتے ہیں۔) (سنن الترمذی، الصلاۃ، باب ماجاء فی من أم قوماً وہم لہ کارہون، رقم: ۳۵۹)

بحر الرائق پھر رد المحتار میں ہے:

"استفيد من عدم صحة عزل الناظر بلا جنحة عدمها لصاحب وظيفة في وقف بغير جنحة وعدم اهلية"

بغیر جرم نگران کی معزولی کی عدم صحت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ وقف کا کوئی نگران باوظیفہ ہو تو بھی بغیر جرم اور نااہلیت کے بغیر معزول نہیں کیا جاسکتا۔ (بحر الرائق کتاب الوقف ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/ ۲۲۷)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بغیر عذر شرعی کے امام کو خارج کرنیکا متولی وغیرہ کسی کو حق نہیں۔ در مختار میں ہے

"لایجوز عزل صاحب وظیفة بغیر جنحة" یعنی کسی صاحب وظیفہ کو بغیر جرم کے معزول کرنا جائز نہیں۔

(فتاوی خیریہ کتاب الوقف دارالمعرفۃ بیروت ۱/ ۱۵۱)

(ردالمحتار کتاب الوقف داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۸۶و۴۱۹)

(فتاوی رضویہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۸۷، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(امام) بدمذہب نہ (ہو)، اس کی طہارت یا قراءت یا اعمال وغیرہ کی وجہ سے کوئی وجہِ کراہت (بھی نہ ہو) تو بلاوجہ اس کو معزول کرنا ممنوع (منع) ہے حتی کہ حاکم شرع (بادشاہ و قاضی اسلام) کو اس کا اختیار نہیں دیا گیا۔

ردالمحتار میں ہے: "لیس للقاضی عزل صاحب وظیفة بغیر جنحة"

(فتاوی رضویہ: جلد 3، صفحہ 241، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

لہذا جو لوگ بغیر کسی شرعی خرابی کے امام کو منصب امامت سے ہٹانے پر اڑے ہیں وہ سخت غلطی پر ہونے کے ساتھ ایذائے مسلم پر آمادہ ہیں اور ایذائے مسلم حرام ہے حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من اذی مسلما فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ"

یعنی جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی۔

(معجم الاوسط، باب السین، من اسمہ: سعید، ۲ / ۳۸۶، الحدیث: ۳۶۰۷)

لہذا ان لوگوں پر لازم ہے کہ اس غیر شرعی فعل سے باز رہیں اگر وہ نہ مانیں تو مسلمان ایسے فتنہ پرور لوگوں سے دور رہیں اور ان کو اپنے سے دور رکھیں خدائے تعالی کا فرمان ہے: "ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار" (پارہ 12 سورہ ہود آیت 113)

واللہ تعالی اعلم و علمه جل مجده أتم و أحکم

کتبه: ابو حمزہ محمد آصف مدنی عفی عنه